Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۵/۴۰ | ہفتہ ۲۲ ذیقعدہ ۱۴۱۰ھ ۱۶ احسان ۱۳۶۹ہش ۱۶ جون ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۳۵

قبولیت دعا کا ذریعہ ۔ عجز

"وہ دعا مقبول ہوتی ہے جو عجز کے آخری مقام پر ہو اور اس دعا کا مقبول ہونا ایک ایسی حقیقت بن جاتا ہے جو سورج سے زیادہ بڑھ کر روشن ہوتی ہے۔ پس سجدے کی دعاؤں کے متعلق جو آپ سنتے ہیں کہ سجدے میں دعائیں مانگی جائیں تو وہ زیادہ مقبول ہوتی ہیں ۔ وہ سجدہ حقیقی عجز سے تعلق رکھتا ہے"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ
الفضل ۵ جون ۱۹۹۰ء صہ۲ کالم ۲)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی بابت لکھا ہے کہ آپ ایک مرتبہ بہت ہی تھوڑی سی نجاست جو ان کے کپڑے پر تھی دھو رہے تھے۔ کسی نے کہا کہ آپ نے اس قدر کے لئے تو فتویٰ نہیں دیا۔ اس پر آپ نے کیا لطیف جواب دیا کہ آں فتویٰ است و ایں تقویٰ۔ پس انسان کو دقائق تقویٰ کی رعایت رکھنی چاہیئے۔ سلامتی اسی میں ہے اگر چھوٹی چھوٹی باتوں کی پرواہ نہ کرے تو پھر ایک دن وہی چھوٹی چھوٹی باتیں کبائر کا مرتکب بنا دیں گی اور طبیعت میں کسل اور لاپروائی پیدا ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔ تم اپنے زیر نظر تقویٰ کے اعلیٰ مدارج کو حاصل کرنا رکھو اور اس کے لئے دقائق تقویٰ کی رعایت ضروری ہے"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صہ۱۰۶)

"چندہ کی حالت پر ہی لحاظ کرو۔ ایک آدمی غریب اور دو آنہ روز کا مزدور ہے۔ اور ایک دوسرا آدمی دو لاکھ روپیہ حیثیت رکھتا ہے اور ہزاروں کی روزانہ آمدنی ہے۔ وہ دو آنہ کا مزدور بھی اس میں سے دو پیسہ دیتا ہے اور وہ لاکھ پتی ہزاروں کی آمدنی والا دو روپیہ دیتا ہے۔ تو اگرچہ اُس نے اس مزدور سے زیادہ دیا ہے مگر اصل یہ ہے کہ اس مزدور کو تو ثواب ملے گا مگر اس دولت مند لاکھ پتی کو ثواب نہیں بلکہ عذاب ہوگا۔ کیونکہ اس نے اپنی حیثیت اور طاقت کے موافق قدم نہیں بڑھایا بلکہ گونہ بخل کیا ہے"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صہ۱۰۸)

زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی کیا جائے

ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند فرمائے

"ایک ذکر وہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق اس تسلسل میں جو آپؐ نے بتایا اس تعداد میں جو آپؐ نے معیّن کی اور جس پر آپ نے عمل کیا وہ ذکر ہے۔ مثلاً نماز میں فرائض کے بعد تینتیس تینتیس بار جو اس سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے ذکر کرنا چاہے اس کو نماز کے بعد ہی کرنا پڑے گا۔ نماز سے پہلے نہیں اور ۳۳۔۳۳ دفعہ ہی کہنا پڑے گا۔ ایک تو یہ ذکر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بھی کئی سنتیں اس سلسلہ میں ہیں۔ لیکن ایک ذکر وہ ہے جو عام ہدایت کی اتباع میں ہے۔ مثلاً اس آیت کریمہ میں ہے کہ کثرت سے ذکر کرو اس میں تعیین کوئی نہیں نہ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کوئی تعیین کی تو ان اذکار کے علاوہ جو سنت نبوی سے ہمیں معلوم ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق کہ اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہنا چاہے وہ اپنے لئے کم سے کم یا جماعت کا امام جماعت کے لئے کم سے کم ذکر مقرر کر دیتا ہے تو یہ سنت نبوی کے خلاف نہیں۔ کیونکہ آپ کی سنت کہیں ہمیں یہ نہیں بتلاتی کہ چوبیس گھنٹے میں اس سے زیادہ ذکر نہیں کرنا یا اس سے کم نہیں کرنا بلکہ عام نصیحت ہے کہ زیادہ سے زیادہ ذکر کرو۔ تو زبان کا ذکر ایک تو وہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے اتباع میں کیا جاتا ہے اور ایک وہ ہے جو قرآن کریم کی تعلیم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ذکر کثیر کے اندر آتا ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ اگست ۱۹۶۸ء)

اعلان نکاح

○ عزیزہ رضوانہ شہناز صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب باجوہ انسپکٹر انصار اللہ کا نکاح مکرم مرزا لطیف احمد صاحب ظفر ابن مرزا سمیع احمد صاحب ظفر مقیم لندن کے ہمراہ بعوض ۱۵ ہزار پونڈ حق مہر مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن نے مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۹۰ء کو بیت الفضل میں پڑھا۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت اس تقریب میں شرکت فرمائی اور دعا میں شامل ہوئے۔

○ عزیز طارق احمد ارشد ابن مکرم محمد داؤد صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر کا نکاح عزیزہ مبشرہ پروین صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب باجوہ کے ہمراہ مورخہ یکم جون ۱۹۹۰ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے مبلغ -/۵۰،۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔

درخواست دعا

○ میاں طاہر احمد صاحب چغتائی کی والدہ بوجہ شوگر علیل ہیں۔ نیز ان کے بڑے بھائی دردِ سینہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم سردار محمد احمد صاحب درویش کی بہو (بیگم نصیر احمد صاحب) جرمنی میں بیمار ہیں۔ نیز وہ خود بھی ٹانگوں اور کمر میں درد کے باعث علیل ہیں۔

○ عزیز عطاء الوحید کاشف باجوہ ابن مکرم محمد یوسف صاحب باجوہ (محافظ خاص) کے گلے کا اپریشن سول ہسپتال فیصل آباد میں ہوا ہے۔

○ محترم مسرت احمد باجوہ آف لاہور کی اہلیہ محترمہ شفقت صاحبہ بہت سخت بیمار ہیں اور علاج کی غرض سے جرمنی جا رہی ہیں۔

احباب ان سب کی شفایابی کیلئے دعا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی، ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۶ر احسان ۱۳۶۹ ہش ۱۶ر جون ۱۹۹۰ء

پھول اگائیے

پھول اچھے تو سب کو لگتے ہیں اور ان سے سب کو محبت بھی ہوتی ہے لیکن اکثر کوشش یہی ہوتی ہے کہ کہیں سے پھول مل جائے تو لے لیا جائے حالانکہ پھولوں سے محبت کا یہ بھی تقاضا ہونا چاہیئے کہ پھول اگائے جائیں اور پھول اگانے پر تو لگتا بھی کچھ نہیں۔ بس ایک تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔ پودا لگانا ہے اور پانی دینا ہے۔ یہ دونوں باتیں آپ کر لیں تو پھر آپ جتنے چاہیں پھول لے سکتے ہیں۔ اور لے سکتے ہیں کا یہ مطلب بھی نہیں ہونا چاہیئے کہ انہیں توڑ لیا جائے۔ ٹہنیوں پر پھول کتنے اچھے لگتے ہیں اور پھولوں کی کیاریاں کیا بہار دیتی ہیں۔ ٹہنی پر پھول زندہ بھی زیادہ دیر رہتے ہیں۔ توڑ لینے سے جلدی مرجھا جاتے ہیں۔

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب۔ اللہ تعالٰے ہمیشہ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے۔ نے ہمیشہ اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ گھروں میں پھول لگائے جائیں۔ جہاں تک پھولوں سے بھری ہوئی پارکوں کا تعلق ہے ہمیں یاد ہے کہ حضور نے خود ربوہ کے محلوں میں جاکر پارکوں کے سلسلہ میں مشورہ بھی دئے اور مدد بھی دی۔

پارک بنانا اور اسے قائم رکھنا اور اس میں پھولوں کی بہار لگانا تو ایک اجتماعی عمل ہے۔ سب سے آسان وہ عمل ہوتا ہے جو فرد کے اختیار میں ہو۔ جسے ایک انسان بغیر دوسروں کی مدد کے بھی انجام دے سکے۔ پھولوں کے سلسلہ میں وہ کام ہے گھروں میں پھول اگانا۔ اگر ہم میں سے ہر شخص یہ تہیہ کر لے کہ اس نے اپنے گھر میں پھولوں کے پودے لگانے ہیں تو ہمارے تمام گھر پھولوں کی خوشبو سے مہکنے لگیں گے۔ رنگ و بُو کی بہار آ جائے گی۔ صبحیں خوشگوار اور شامیں تر و تازہ۔ یہ بہار نہ صرف ہمارے اپنے لئے ہوتی ہے بلکہ گھر میں آنے والا ہر مہمان بھی اس سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

اگر ایک دفعہ پھولوں کے پودے یا بیج کہیں سے حاصل کر کے گھر میں یہ اہتمام کر لیا جائے تو پھر ہم اپنے ہی پودوں کے بیج دوسرے موسم کیلئے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ اور یہ بیج اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ ایک گھر کے پودوں سے ملنے والے بیج کئی گھروں میں پودے اگانے کیلئے کافی ہو سکتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس بیج ہیں تو اپنے دوست سے پوچھئے کہ اسے ضرورت ہو تو لے لے۔ یہ پھولوں کے پودے لگانے کی تلقین کا ایک بہتر طریق ہے

آؤ مل بیٹھ کر کریں باتیں
دین کس طرح پھلتا پھولتا ہے
اپنے حسن عمل کی ٹہنی پر
دل پرندوں کی طرح جھولتا ہے

ابوالاقبال

زمیں سے دُور فلک سے قریب تر رہیئے
ہر ایک سرِّ حقیقت سے باخبر رہیئے

سفر سفر ہے سفر کے لوازمات تو ہوں
جو زادِ راہ نہیں ہے تو اپنے گھر رہیئے

خدا خبر کسی دستِ ستم میں خنجر ہو
قدم قدم پہ لئے ہاتھ میں سپر رہیئے

حیات و موت ہیں جن کی نگاہ میں لاشئے
انہیں کے نام جیئیں اور انہیں پہ مر رہیئے

غریبِ شہر کے سر پہ ہے چلچلاتی دھوپ
جو ہو تو اس کے لئے سایۂ شجر رہیئے

ہماری آبلہ پائی ہے جن کو وجہِ نشاط
انہیں کے ساتھ چلیں ان کے ہمسفر رہیئے

نہ خود اٹھیں نہ کسی کے اٹھائے اُٹھ جائیں
بہت محال ہے رہنا یہاں، مگر رہیئے

جو دوستی کا تقاضا نبھا نہیں سکتے
انہیں کی خوئے عداوت سے باخبر رہیئے

مِٹا رہے ہیں جہاں شبنمی اثر سب لوگ
نظر نظر میں وہاں شعلہ و شرر رہیئے

کسی کو نیش زنی وجہ فخر ہے تو رہے
نسیم آپ تو ہر طرح بے ضرر رہیئے

نسیم سیفی

اگر تم تلخی اُٹھا لوگے تو ایک پیارے بچّے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤگے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤگے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدہ نسیم سعید

دُعا کیلئے اہم گُر

خدا تعالیٰ ایمان والوں کی ایک صفت قرآن کریم میں یہ بتاتا ہے کہ وہ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اپنی کروٹوں کے بل اپنی خوابگاہوں میں مجھے یاد کرتے ہیں میرا ذکر کرتے ہیں۔ اس کے بدلے خدا تعالیٰ اپنے ان بندوں پر رات دن فضل وکرم کی بارش نازل فرماتا ہے۔ اُن کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ حضرت امام جماعت الرابع فرماتے ہیں

"قبولیتِ دعا کا ایک گُر جو خود حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ یہ ہے کہ "پہلے خوب اپنے رب کی حمد کرو اس کی محبت کے گیت گاؤ اور پھر مجھ پر درود بھیجو" اس لئے کہ آپ خدا تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیارے ہیں اور یہی چیز ہے جو فطرتاً بھی ہمیں نظر آتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جو ہوشیار فقیر ہیں وہ بعض دفعہ ماؤں سے بھی بڑھ کر بچوں کو دعائیں دیتے ہیں جانتے ہیں کہ یہ ایسی محبت ہے کہ یہ بچوں کی محبت کی وجہ سے مجبور ہو جائے گی۔ ہمیں کچھ ڈالنے کیلئے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے عارف باللہ تھے خوب جانتے تھے ان رازوں کو، پس آپ نے فرمایا کہ دعائیں قبول کروانا چاہتے ہو تو مجھ پر درود بھیجا کرو ساتھ پہلے حمد کرو اللہ کی وہ اوّل ہے پھر مجھ پر درود بھیجو پھر جو مانگو خدا تعالیٰ قبول فرمائے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء)

ہم کیوں نہ اس بابرکت گر سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے عبادات بجالانے کے علاوہ فارغ اوقات میں یعنی جس وقت ہمارے ہاتھ پاؤں کام کر رہے ہوں اور ذہن خالی ہوں کثرت سے تسبیح تحمید درود واستغفار پڑھیں جب کہ ہمیشہ ہی ان اذکار کیلئے زور دیا جاتا رہا ہے بلکہ جماعت احمدیہ کے تیسرے امام نے تو باقاعدہ اس کی تحریک جاری کی کیونکہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں جگہ جگہ ذکر کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے "سب سے بڑھ کر اللہ کا ذکر ہے"۔ (العنکبوت) پھر ذکر کو فلاح و کامیابی کا موجب قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے "خدا تعالیٰ کا بہت ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ" (منافقون آیت نمبر ۱۰)

اور سب سے بڑی نعمت اطمینان قلب کا حصول بھی ذکر کی بدولت حاصل ہوتا ہے۔ جس کے نتیجے میں دنیا اور آخرت کی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔

"جو لوگ ایمان لائے اور اُنکے دل اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہیں (ان کو ہدایت دیتا ہے) پس سمجھ لو کہ اللہ کی یاد ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں"

(الرعد ۲۹)

اور انسان ہی کیا کائنات کی ہر چیز جاندار اور بے جان خدا تعالیٰ کی حمد اور پاکیزگی بیان کر رہی ہے۔ تو اگر انسان نے اُس کو یاد کر لیا تو کون سا خدا کی خدائی اور بادشاہت میں اضافہ کر دیگا۔ اس کو خود ہی اجر و ثواب اور حسناتِ دارین حاصل ہوں گے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی بار بار فرماتے ہیں کہ ذکر کی عادت ڈالو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ جیسی ہے۔ ذکر کرنے والا زندہ ہے اور جو ذکر نہیں کرتا وہ مُردہ ہے (بخاری کتاب الدعوات صفحہ ۹۴۸)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان والے اُن گھروں کو جن میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے ایسے روشن اور منور دیکھتے ہیں جیسا کہ زمین والے ستاروں کو دیکھتے ہیں۔ گویا کہ ذکرِ الٰہی والے گھر ستاروں کی طرح روشن اور منور ہو جاتے ہیں۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح و تحمید کو صدقے کا قائم مقام بتایا ہے۔

حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سورج جب طلوع ہوتا ہے (یعنی ہر دن جب چڑھتا ہے) تمہارے جسم کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہو جاتا ہے۔ ہر تسبیح (اللہ کی پاکیزگی بیان کرنا) صدقہ ہے ہر تحمید (اُس کی حمد کرنا) صدقہ ہے۔ ہر تہلیل (اُس کی توحید کا اقرار کرنا) صدقہ ہے۔ ہر تکبیر (اُس کی بڑائی بیان کرنا) صدقہ ہے۔ نیکی کی تحریک کرنا صدقہ ہے۔ برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ چاشت کے وقت دو رکعت نفل پڑھنا صدقہ ہے۔ (بخاری)

طبرانی میں حدیث ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابنِ آدم نے کوئی کام نہیں کیا جو اس کو اللہ تعالیٰ کے یہاں عذاب سے زیادہ نجات دینے والا ہو سوائے ذکر الٰہی کے۔

ہر شخص چاہتا ہے کہ اُسے اُس نام سے پکارا جائے جو وہ پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کے بارے میں فرماتا ہے اور "اللہ" کے اچھے نام ہیں اور اُس کو انہی سے پکارو" (اعراف)

چنانچہ حدیثِ قدسی ہے کہ دو کلمے خدا تعالیٰ کو بہت پسند ہیں جو زبان پر ہلکے اور میزان آخرت پر بھاری ہیں اور وہ ہیں (ترجمہ) پاک ہے اللہ تو اپنی تعریف اور حمد کے ساتھ اور پاک ہے اللہ تو اپنی عظمت اور کبریائی کیساتھ۔ زبان پر اتنے ہلکے اور رواں کہ پڑھنے میں کوئی دقت اور مشکل نہیں آسان اتنے کہ بچہ بھی ذرا دیر میں یاد کر لے۔ لیکن اجر و ثواب کے لحاظ سے اتنے اہم کہ قیامت کے روز نیک اعمال کے پلڑے کو بھاری بنا دیں گے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ بات کہ خدا تعالیٰ کو یہ کلمے نہایت درجہ پسند ہیں۔ اسی لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ان کلمات کے پڑھنے کی تاکید فرمائی۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے یہ کلمات بطور اسم اعظم سکھائے۔ آپ فرماتے ہیں میں سخت بیمار تھا اور محسوس ہوتا تھا کہ آخری وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہ کلمات سکھائے "پاک ہے اللہ تعالیٰ اپنی حمد و تعریف کے ساتھ اور پاک ہے اللہ تعالیٰ اپنی بزرگی عظمت اور کبریائی کیساتھ سکھائے۔ اور اے انسان تو درود بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی اولاد پر" (تذکرہ صفحہ ۳۱)

ان کلمات پر غور و تدبر کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتے ہوئے ہم اپنی کمزوریوں خطاؤں ناعاقبت اندیشیوں اور کم علمیوں کا اقرار کرتے ہیں کہ ہر عیب ہر کمزوری ہر خطاء اور نسیان سے تو پاک ہے ہم نے اپنی کمزوریوں سے اپنے دین و دنیا کی بیشمار چیزوں کا نقصان کیا۔ تو ہی ہے جو ہمیں ان عیبوں اور کمزوریوں سے پاک وصاف کرے۔ پھر یہ کلمہ کہ خدا تعالیٰ ہی کی تمام تعریفیں ہیں کیونکہ اُس کی تعریفوں کا تو احاطہ بھی نہیں ہو سکتا۔ دنیا کے تمام درختوں کی قلمیں بن جائیں اور تمام سمندر سیاہی بن جائیں پھر بھی خدا تعالیٰ کی تعریف اور توصیف بیان نہیں کی جا سکتی۔

ہر کامیابی جو حاصل ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم کے نتیجے میں اور ہر نقصان ہماری کمزوری اور غلطی کے نتیجے میں ہے۔ پھر ہم کہتے ہیں پاک ہے میرا رب جو بڑا عظیم و برتر ہے اور تمام بڑائی تمام فضیلت تمام قدرت کا مالک ہے۔ "خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں وہ عظیم ہستی ہوں کہ کوئی پتہ تک درخت سے نہیں گرتا جب تک وہ میرے علم میں اور میرے حکم سے نہ ہو" بس بڑی عظیم ذات ہے خدا تعالیٰ کی جس کے ساتھ (دین حق) نے ہمارا تعارف کروایا ہے اگر ہم اس کی تھوڑی سی معرفت بھی حاصل کر لیں تو ہم اپنی پیدائش کے مقصد اور دین کی اصل روح کو پانے والے بن جائیں۔

خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء تکبیر و تہلیل کرنے کے بعد درود شریف پڑھنا چاہیئے تاکہ خدا تعالیٰ دعاؤں کو قبول فرمائے۔ کیونکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر خود خدا تعالیٰ اور اُس کے فرشتے درود بھیج رہے ہیں جیسا کہ احزاب آیت ۵۷ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "اللہ اور اُس کے فرشتے نبی کریم پر رحمتِ کاملہ بھیجتے ہیں۔ اے مومنو تم بھی اس پر درود بھیجو"۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے سب سے زیادہ بخیل اور کنجوس وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (بخاری)

گویا عام بول چال میں صرف نبی کریم کہہ دینا کافی نہیں ہمیشہ ہر دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہنا ضروری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن وہ شخص سب سے زیادہ میرے نزدیک ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجتا ہو۔ (ترمذی)

حضرت ابو محمدؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا ہم کس طرح آپ پر درود بھیجیں آپ نے فرمایا وہی درود جو نماز

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

"قصیدہ بنام خیر الانام"

مصنّف : قمر اجنالوی

قمر اجنالوی کا "قصیدہ بنام خیر الانام" شائع ہو چکا ہے۔ اس سے قبل ہم نے اس قصیدہ کے متعلق محترم احمد ندیم قاسمی صاحب کے خیالات جو آپ نے اس قصیدے کے سلسلہ میں ایک ادبی اجتماع کے موقع پر پڑھے جانے کے وقت پیش کئے تھے الفضل کے شمارہ ۲۶ مارچ ۹۰ء میں شائع کئے تھے۔ قبل اس کے کہ ہم اس تقریب کی تفصیلی رپورٹ قارئین کی خدمت میں پیش کریں ہم پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف انجم صدر شعبہ انگریزی گورنمنٹ کالج لاہور۔ سابق رئیس شعبہ لغات الاجنبیہ۔ کلیۃ التربیہ جامعہ ملک عبدالعزیز مدینہ منورہ کا اظہاریہ پیش کرتے ہیں

قمر اجنالوی بطور ناول نگار اپنا ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ پلاٹ کی تشکیل، کردار کی پیشکش اور حقیقی تاریخی واقعات کو جمالیاتی رنگ دینے میں آج ان کا شاید ہی کوئی ثانی ہو۔ اسلام سے انکی بے پناہ محبت اور عقیدت اس بات کی مظہر ہے کہ انہوں نے اپنے تخلیقی لمحات کے ایک وافر حصے کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا کے لئے وقف کیا۔ ان کے جذبے کی صداقت اور فنی قابلیت میں تو کوئی کلام نہیں ہو سکتا لیکن ان کے اظہار اسلوب میں جو شگفتگی تیقن، بھرپور محبت اور عقیدت کی جھنکار خود قاری کو بھی وجد میں لے آتی ہے۔ ان کا یہ قصیدہ اردو ادب کی اصل شعری روایت کی ایک اہم کڑی ہے اور اسے پڑھتے ہوئے قاری کو نہ صرف اپنے احساسات کا عکس ان کی تحریر میں نظر آئے گا بلکہ اسے بار بار پڑھ کے جذبۂ ایمانی میں گہرائی اور ایک عجیب قسم کی روحانی خوشی محسوس ہوگی۔

مجھ عاصی شخص کو بھی اس قصیدے کو پڑھ کر امام بوصیری کا قصیدہ بردہ جو تمام عالم اسلام میں صدیوں سے پڑھا جاتا رہا ہے، یاد آگیا اور محسوس ہوا کہ اس قسم کے قصائد عالم اسلام کو متحد اور یک جا کرنے میں غیر محسوس قسم کا انتہائی اہم کردار ادا کریں گے مجھے یقیناً اس بات سے خوشی ہوگی، اگر قمر اجنالوی کے اس قصیدے کو عالم اسلام کی مختلف زبانوں میں بھی ترجمہ کیا جائے اور اس کی اشاعت کو زیادہ سے زیادہ وسعت دی جائے۔ میں قمر اجنالوی کو ان کی اس اعلیٰ تخلیق پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اس کا اصل اجر تو اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہی سے مل سکتا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف انجم
صدر شعبہ انگریزی گورنمنٹ کالج لاہور
سابق رئیس شعبہ لغات الاجنبیہ، کلیۃ التربیہ
جامعہ ملک عبدالعزیز مدینہ منورہ

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب خورشید نے قمر صاحب کو لکھا:۔

برادرم قمر اجنالوی!

آداب!!

آپ کے جانے کے فوراً بعد "بنام خیر الانام" کا مطالعہ شروع کیا اور ایک ہی نشست میں ختم کیا اور بہت سرور آیا۔۔۔ اتنا سرور کب پہلے شاذ ہی کسی انسانی تحریر پر آیا ہو۔ آپ نے خوب لکھا ہے اور بے شمار مطالب اور جذبات و احساسات کا احاطہ کر لیا ہے۔

روانیٔ طبع کا یہ عالم ہے کہ کسی جگہ بھی آورد کا احساس نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر دراز عطا کرے۔

آپ کا مخلص
(عبدالسلام خورشید)

اور قصیدہ کے متعلق کہا۔

دنیائے ادب میں قمر اجنالوی کا نام محتاج تعارف نہیں۔ وہ شاعر بھی ہیں، افسانہ نگار بھی، اخبار نویس بھی ہیں اور مزاحیہ کالم نویس بھی۔ اور انہیں دیکھ کر اردو صحافت کا وہ پرانا دور یاد آجاتا ہے۔ جب صحافت اور ادب میں چولی دامن کا ساتھ تھا اور ان دونوں عناصر کی یکجائی کے بغیر کوئی شخص دنیائے صحافت میں نام پیدا نہیں کر سکتا تھا۔ "بنام خیر الانام" کا مطالعہ کرتے کرتے محسوس ہوا کہ قمر اجنالوی کے سینے میں بھی وہی دردمند دل دھڑک رہا ہے جو ہمارے دیو قامت صحافیوں کا طرۂ امتیاز تھا۔ اور جو عشق رسول ﷺ، دین سے محبت اور دنیائے اسلام سے انسیت کا امین تھا۔

قمر اجنالوی "بنام خیر الانام" کو قصیدے کا نام دیتے ہیں اسے نعت بھی کہا جا سکتا ہے کسی اور صنف سخن سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے لیکن کوئی مخصوص نام دیئے بغیر میں تو اتنا کہوں گا کہ جوں جوں اسے پڑھتا تھا، سرور اور گداز کے نئے مراحل سے آشنا ہوتا تھا۔ اور جب فارغ ہوا تو کافی وقت طبیعت پر ایک رقت طاری رہی۔

اس قصیدے میں کمال کی جامعیت ہے اس میں نعتیہ رنگ تو ہے قوم کا مرثیہ بھی شامل ہے۔ زوال امت کے اسباب بھی بیان کیے ہیں۔ عالمی تناظر میں دارا و نادار کی کشمکش اور تصادم کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ ایک نئی زندگی ایک نشاۃ ثانیہ کی آرزو بھی جھلک رہی ہے احیائے اسلام کا عزم بھی ہے اور ایک نئے نظام کی تعمیر میں حضور سرور کائنات ﷺ کا دامن تھامنے اور آپ ﷺ سے مدد مانگنے کا عمل بھی شامل ہے میں نے بڑی خوبصورت نعتیں پڑھی ہیں لیکن "بنام خیر الانام" نے طبیعت پر جو سحر طاری کیا وہ ایک نیا تجربہ ایک نیا مشاہدہ ہے۔

اس تخلیق کی کامیابی کا بنیادی سبب عشق رسول ﷺ کی فراوانی ہے۔ لیکن اس میں اور عناصر بھی کارفرما ہیں۔

- فن شعر پر پورا عبور
- زبان میں بلا کی دسترس
- روانی اور بے ساختگی
- تاریخ اسلام سے آگہی
- عالمی حالات سے آشنائی
- اور دور حاضر کے معاشی تقاضوں کا شعور۔

یہ ہیں وہ عناصر جنہوں نے اس تخلیق کو دنیائے ادب میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کرنے میں مدد دی ہے۔ میں قمر اجنالوی کو اس کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دست بدعا ہوں کہ انہیں طویل زندگی عطا ہو اور ملت کی خدمت کے بیش از بیش مواقع حاصل ہوں۔

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے فرمایا،

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں۔ مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

کمی اوزون کے اثرات

لندن میں منعقد کی گئی ایک کانفرنس میں ڈاکٹر رابن جونز جو ایک برطانوی باشندے ہیں نے بتایا کہ زمین کے گرد اگرد لپٹی ہوئی اوزون کی تہہ کو جتنا زیادہ نقصان پہنچے گا اتنے ہی زیادہ کینسر کے کیس سامنے آئیں گے۔ اور مغربی دنیا میں بھی ان بیماریوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ گرم آب و ہوا میں ہونے والی بیماریاں یعنی ملیریا اور کوڑھ اس کانفرنس کا موضوع تھا۔ ۲۰۰۰ء میں کلینیکل ڈرمیٹالوجی ڈاکٹر رابن جونز نے بتایا کہ زمین کے گرد اس تہہ کا کمزور پڑ جانا جس کی ایک وجہ کلوروفلورو کاربنز کی تیاری ہے۔ جیسے سی ایف سی بھی کہتے ہیں اور اس طرح تیز خوراکوں کے پیکٹوں کی تیاری جس نے اس تہہ کو کمزور کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور اتنی جلدی کمزور کرنا شروع کیا ہے کہ تمام اندازے غلط ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ نتیجۃً ڈرامائی طور پر ٹراپیکل امراض کے بڑھ جانے کی صورت میں سامنے آئے گا اسی طرح جلدی کینسر بھی مغربی ممالک میں زیادہ رونما ہوگا۔ ڈاکٹر رابن جونز نے امریکہ کے سائنس دانوں کے اندازے پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس تہہ میں دس فی صد کمی آگئی تو امریکہ میں ۲۰۵۰ء تک ۹ کروڑ سے زیادہ نون میلانوما جلدی کینسر کے کیس ہونگے اور ایک لاکھ میلانوما سے مزید اموات۔ میلانوما جلدی کینسر بہت زیادہ مہلک ہے۔ اور تحقیقات نے یہ بھی بتایا ہے کہ اس کے ساتھ ایک اور بیماری بھی متعلق ہے اور وہ ہے SQUAMOUS HEAMODHDE یعنی جیسے جیسے اوزون کی تہہ پتلی ہوتی چلی جائے گی لوگ اس بیماری میں مبتلا ہونا شروع ہو جائیں گے اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہوگی کہ سورج کی حدت زمین پر بڑھ جائے گی۔

ڈاکٹر جونز نے کہا کہ یہ ایک لازمی امر ہے کہ عالمی سطح پر ایسی خوراکوں کی تیاری بند ہونی چاہیئے جن میں کلورائیڈ اور برومائیڈ استعمال ہوتے ہوں اور سی ایف سی کو فوری طور پر کلیتاً ختم کرنے کا مشورہ دیا

یہ کافی نہیں کہ آپ نے الفضل کسی سے لے کر پڑھ لیا، آپ خود خریدیں اور پڑھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نواع سین

گورباچوف کی وضاحت

سوویٹ یونین کے صدر میخائل گورباچوف نے کہا ہے کہ جو اصلاحات وہ اپنے ملک میں نافذ کر رہے ہیں ان کا صرف ۱۹۱۷ء کے روسی انقلاب سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ ۱۹۱۷ء میں کمیونزم کا تعارف کروایا گیا تھا انہوں نے کہا کہ آئندہ چند سالوں میں آپ دیکھیں گے کہ اقتصادی اور معاشی حالات میں زبردست تبدیلیاں آئیں گی۔ ٹائم میگزین کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ اصلاحات سے شروع شروع میں افراطِ زر پیدا ہوگا اور بیکاری بھی بڑھے گی۔ ہو سکتا ہے یہ دونوں باتیں بہت بڑے پیمانے پر ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم اس وقت جو کچھ کر رہے ہیں وہ جہت کے تبدیل کرنے کی بات ہے اور یہی وہ بات ہے جو اسے ۱۹۱۷ء کے اکتوبر کے انقلاب سے مشابہہ بناتی ہے۔ اب ہم ایک خاص قسم کی اقتصادی اور معاشی کیفیت کو ایک اور قسم کی اقتصادی اور معاشی کیفیت سے بدلنا چاہتے ہیں۔ اسی طرح سیاسی رجحان کو بھی ایک طرف سے ہٹا کر دوسری طرف لگانا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ اس سارے عمل کے لئے دو سال درکار ہیں۔ پھر کچھ نتائج سامنے آنا شروع ہو جائیں گے۔ اگرچہ حقیقی طور پر یہ ساری تبدیلیوں کا اثر تو کئی سالوں پر پھیل کر ہی سامنے آئے گا۔

انہوں نے ان تمام باتوں کا ذکر کیا جو اصلاحات کا ہدف ہیں اور بتایا کہ کس طرح ایک رکی ہوئی اقتصادی کیفیت کو اب پھر زندہ کیا جا رہا ہے۔

جیسا کہ پہلے بھی بتایا جا چکا ہے۔ ان تمام اصلاحات کو مستقل طور پر زیر عمل لانے سے پہلے ایک ریفرینڈم کروایا جائے گا۔ تاکہ یہ پتہ چل سکے کہ عوام الناس نے اصلاحات کو کس نظر سے دیکھا ہے جب یہ پوچھا گیا کہ کیا سوویت یونین اب سوشلزم کو ترک کرنے کی پالیسی کو اختیار کر رہا ہے تو مسٹر گورباچوف نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ سوشلسٹ نظریئے کی ہر بہتری کو مزید بہتر بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا میں پکا کمیونسٹ ہوں اور جو کچھ میں کر رہا ہوں اس سے آپ کو کوئی خطرہ محسوس نہیں ہونا چاہیئے۔ گذشتہ دنوں ماسکو میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے اپنی اصلاحات کے تمام اجزاء پیش کئے جس سے کہتے ہیں کہ تجارتی اداروں میں خاصا خوف پیدا ہو گیا۔ اور لوگوں نے آٹا دال اور گوشت اپنے گھروں میں جمع کرنا شروع کر دیا۔ جہاں تک قومی معیشت کا سوال ہے اسے تبدیل کرنے کے لئے آہستہ آہستہ کمپنیوں کے حصص بھی فروخت کئے جائیں گے۔ اور ایسے قانون بنائے جائیں گے جن سے یہ حکومت کی ملکیت آہستہ آہستہ عوام الناس کے ہاتھ میں چلی جائے۔ ان سے دوبارہ پوچھا گیا کہ کیا یہ بات درست ہے کہ افراطِ زر بھی بڑھے گا اور بیکاری بھی۔ تو انہوں نے کہا کہ میرا خیال ہے۔ ایسا ضرور ہوگا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ جہاں تک بیکاری کا سوال ہے یہ ضرور کوشش کی جائے گی کہ لوگوں کو بیکار نہ ہونے دیا جائے۔ اس لئے سوشلزم کی حفاظت کے لئے کچھ اقدامات کرنے پڑیں گے گورباچوف نے یہ بھی کہا کہ انہیں اپنی اصلاحات کی تکمیل کے لئے دوسرے ممالک کی طرف بھی دیکھنا پڑے گا اور جہاں ضرورت پڑی ان سے مدد بھی حاصل کی جائے گی۔ ہم ساری دنیا کی تہذیب و تمدن کا ایک حصہ ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ساری دنیا کے لوگوں میں ہمیں بھی اسی طرح شامل کیا جائے جس طرح دوسرے ممالک شامل ہیں۔ اپنی اصلاحات کے پروگرام پیرسٹرائیکا کے متعلق انہوں نے کہا کہ ہم اس پروگرام سے سوویٹ معاشرے کو جگا رہے ہیں اور یہی بیداری بہت سی تبدیلیوں کا باعث بنے گی اب ہمارا معاشرہ پہلے سے بالکل مختلف ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم کبھی اس پہلے معاشرے کی طرف لوٹ کر نہیں جائیں گے۔ یہ سوال تو ہو سکتا ہے کہ ہم ترقی آہستہ آہستہ کریں گے یا تیزی سے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم دوبارہ اس معاشرے میں چلے جائیں جس میں پہلے زندگی گذار چکے ہیں۔

جب مسٹر گورباچوف سے پوچھا گیا کہ کیا اس بات کا امکان ہے کہ آئندہ ترقی صحیح معنوں میں کسی ایک جہت کو سامنے رکھ کر نہ کی جائے۔ تو انہوں نے کہا کہ الٹ پھیر تو ہوتے ہی ہیں لیکن یہ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جہاں تک پرسٹرائیکا کا تعلق ہے یہ بیسویں صدی کے اختتام کے لئے ایک بہت اچھا باب ہے۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو نہ صرف سوویٹ یونین کے لوگوں کے ساتھ پیش آیا ہے۔ بلکہ اس نے ساری دنیا کو متاثر کیا ہے۔ ان کو بھی جن کے معاشرے ہم سے بہت حد تک مختلف ہیں۔

عرب چوٹی کانفرنس کے بعد

عراق نے ان خبروں کی سختی سے تردید کی ہے کہ عرب چوٹی کانفرنس کے موقعے پر آپس میں اختلافات کا اظہار ہوا۔ انہوں نے کہا کہ عرب رہنما اس بات پر غور کرنا چاہیں گے کہ ایسی ریاستیں جو یہودیوں کے روس سے آکر اسرائیل میں بسنے میں مدد دے رہی ہیں اور اس کے نتیجے میں عرب ممالک کی حفاظت پر زد پڑ رہی ہے ان کے ساتھ اپنے تعلقات پر نظر ثانی کی جائے۔ عراق کے وزیر خارجہ طارق عزیز ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے چوٹی کانفرنس کے اختتام پر اس پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سوویٹ یونین سے یہودیوں کے اسرائیل آنے پر عرب اقوام ایک خاص مشکل سے دوچار ہو جائیں گی۔ اس لئے ایسے تمام لوگ جو یہودیوں کی اس طرح آمد پر خوش ہیں یا ان کی کسی نہ کسی رنگ میں مدد کر رہے ہیں۔ انہیں اس بات کا علم ہونا چاہیئے کہ عرب ریاستیں ان کے ساتھ اپنے تعلقات پر نظر ثانی کرنے پر مجبور ہو جائیں گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جو بڑی بڑی رقوم یہودیوں کو اسرائیل لانے کے لئے استعمال کی جا رہی ہیں وہ انہیں فلسطین کی بجائے آسٹریلیا یا کینیڈا میں بسانے پر کیوں خرچ نہیں کی جا رہیں حالانکہ ان ممالک کے پاس زمین بھی بہت زیادہ ہے اور ان کی آبادی بھی بہت کم ہے۔

یاد رہے کہ چوٹی کانفرنس نے اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے کہ سوویٹ یونین سے آنے والے یہودیوں کو عرب علاقوں میں نہیں بسایا جائے گا اور نہ ہی انہیں یروشلم میں جگہ دی جائے گی۔ اگرچہ تنظیم آزادی فلسطین کے چیئرمین نے تو یہ بھی کہا تھا کہ ان عرب ممالک کو امریکہ پر کچھ پابندیاں عائد کر دینی چاہئیں اور اس کے ساتھ ہی بعض دیگر ممالک پر بھی۔ لیکن چوٹی کانفرنس کے بیشتر شرکاء نے اس بات کی تائید نہیں کی۔ اگرچہ امریکہ کی مذمت ضرور کی۔ چوٹی کانفرنس نے کسی خاص پابندی کا ذکر بھی نہیں کیا صرف یہ کہا کہ ہم اپنے تعلقات کو از سر نو کسی اور رنگ میں استوار کرنا چاہتے ہیں۔

امریکہ اور برطانیہ عراق پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ نیوکلیئر اسلحہ کی ٹیکنیک کو حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ان باتوں کو زیادہ تر اس لئے اجاگر کر رہے ہیں تاکہ اسرائیل کو موقعہ ملے کہ وہ عراق پر حملہ کر سکے۔ مسٹر عزیز نے کہا کہ عراق اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ اسرائیل کے جنگی ارادے کیا کچھ کرنے والے ہیں اور عراق پر وہ کس طرح اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہم نے بھی اپنی حفاظت کے لئے تمام سامان مہیا کر لئے ہیں۔ چوٹی کانفرنس کے متعلق اس بات کی تردید کی بھی ضرورت پیش آئی کہ عراق اور تنظیم آزادی فلسطین کھل کر مصر اور سعودی عرب کے مقابلے پر آ گئے اور اسی طرح بعض دیگر ممالک کے خلاف بھی انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے اس نے اس چوٹی کانفرنس کی قراردادوں کو ہدف تنقید بنایا اور کہا کہ یہ سوائے بلند آواز میں زور خطابت کے اظہار کے اور کچھ نہیں اور اس نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسی باتیں فلسطینیوں کی کسی صورت میں بھی مدد نہیں کر سکتیں۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے کانفرنس کے ایک ہی دن بعد یہ بیان جاری کیا کہ ہم اس قسم کی زوردار خطابت پر اعتماد نہیں رکھتے۔ نہ ہی یہ اس علاقے کے حالات کو درست کرنے میں ممد ثابت ہو سکتی ہے۔ ان کے نمائندے نے یہ بھی کہا کہ امریکہ اب اس بات کے لئے تیار ہے کہ ان ریاستوں کے ساتھ مل کر فلسطینیوں کے مسائل کو بہتر طریق پر حل کرے

غریبوں کا اخبار

آج کل اخبارات کے متعلق یہ بات اکثر سننے میں آتی ہے کہ یہ محض تجارتی ادارے بن کر رہ گئے ہیں اور آج کل کے اخبارات کا ان اخبارات سے مقابلہ کیا جاتا ہے جو محمد علی جوہر، ابوالکلام آزاد یا ظفر علی خان نکالا کرتے تھے کہا جاتا ہے کہ پہلے اخبار ایک مشن ہوتا تھا اسکی ایک پالیسی ہوتی تھی اور اس کے لئے اخبار کی انتظامیہ اور ادارتی سٹاف پورے استقلال کے ساتھ اور وفاداری کے ساتھ کام کیا کرتے تھے جبکہ آج صحافت تجارت بن گئی ہے اخبارات کی انتظامیہ اور صحافی دونوں کو اپنے اپنے مفاد سے غرض ہے اور وہ اپنے مفاد کے حصول کے لئے اپنی پالیسیاں بھی بدلتے رہتے ہیں اور اپنے رابطوں میں بھی تبدیلی کر لیتے ہیں۔ لیکن ایک اخبار جو ہندوستان میں چھپتا تھا یا کہیے کہ چھپتا ہے اسکی ایک عجیب کہانی سامنے آئی ہے یہ اخبار تمام تر غرباء کے

باقی صٹ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

محمد محمود طاہر

حضرت شیخ عبدالقادر صاحب

(سابق سوداگرمل)

حضرت شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل) کا شمار جماعت کے جید علماء اور مصنفین میں ہوتا ہے۔ آپ نے ایک عرصہ تک مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے طور پر فرائض سرانجام دیئے۔

حضرت شیخ صاحب کا تعلق ایک ہندو کھتری گھرانے سے تھا۔ عنفوان شباب میں ہی قلب نورِ ایمان سے بھر گیا اور احمدیت میں داخل ہو گئے اور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ بن گئے۔

محترم شیخ صاحب ١٥ اگست ١٩٠٩ء کو موضع گورنہ پٹھاناں تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدین ہندو کھتری تھے۔ والدین نے نام سوداگرمل تجویز کیا۔ ان کے والد لالہ وزیر چند صاحب کو یہ کب خیال ہو سکتا ہو گا کہ ان کا بیٹا سوداگرمل ایک دن شیخ عبدالقادر بن کر بہتوں کی ہدایت کا موجب ہو گا۔

سوداگرمل صاحب نے پرائمری تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ مڈل سکول لالیاں ضلع جھنگ سے مڈل پاس کیا۔ اب آپ کے گھرانے کے افراد بیرانوالہ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں سکونت اختیار کر چکے تھے۔ آپ بھی ان کے تجارتی کاروبار میں ہاتھ بٹانے لگے۔ چنانچہ اسی دوران سوداگرمل صاحب کے شیخ عبدالقادر بننے کی ابتداء ہوئی۔

ہوا یوں کہ اسی گاؤں جہاں محترم سوداگرمل صاحب مقیم تھے ایک مخلص احمدی میاں محمد مراد صاحب بزازی کی دوکان کر رہے تھے۔ ان کی نیکی اور راستبازی کی شہرت دور دور تک پہنچی ہوئی تھی۔ سوداگرمل صاحب کا تعارف میاں محمد مراد صاحب سے ہو گیا۔ چنانچہ میاں محمد مراد صاحب نے اس نوجوان کو دعوت الی اللہ کرنی شروع کر دی اور اعلیٰ اخلاقی عملی نمونہ بھی دیا۔ جس سے نوجوان سوداگرمل بہت متاثر ہوا۔ ١٩٢٤ء میں میاں محمد مراد صاحب جلسہ سالانہ پر قادیان اپنے ساتھ ایک مقامی باشندے اللہ جوایا مصلّی کو لے گئے۔ وہ قادیان سے اچھا اثر لے کر آیا لیکن واپسی پر اس نے لوگوں کے دریافت کرنے پر لوگوں کو قادیان کے بارہ میں غلط اور من گھڑت معلومات دیں۔ اللہ جوایا کی اس بات نے سوداگرمل کے لئے معمہ بنا دیا کہ قادیان کا مقامی نمائندہ میاں محمد مراد صاحب تو انتہائی پاک اور عمدہ زندگی گذار رہا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں۔ اور اللہ جوایا قادیان کے بارے میں غلط خیالات کا اظہار کر رہا ہے۔ چنانچہ سوداگرمل نے اللہ جوایا سے خود ملاقات کی اور تفصیل پوچھی۔ تب اللہ جوایا نے کہا گاؤں کے لوگ قادیان کے مخالف ہیں اس لئے میں غلط بیانی کرتا ہوں ورنہ قادیان سے میں بہت اچھا اثر لے کر آیا ہوں۔

چنانچہ اس تحقیق کے بعد سوداگرمل صاحب کے دل میں قادیان جانے کا خیال پیدا ہوا اور قادیان جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ چنانچہ سوداگرمل صاحب میاں محمد مراد صاحب کے ساتھ قادیان روانہ ہو گئے۔

میاں محمد مراد صاحب نے قادیان میں سوداگرمل صاحب کی ملاقات ایسے بزرگوں سے کروائی جو ہندوؤں اور سکھوں سے احمدی ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ اور دوسرے بزرگوں سے بھی ملاقات ہوئی۔ سوداگرمل صاحب ان بزرگوں سے مل کر بہت متاثر ہوئے۔ اور پھر امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کے ہاتھ پر احمدی ہو گئے۔ اور یوں سوداگرمل سے شیخ عبدالقادر بن گئے۔

شیخ عبدالقادر صاحب احمدیت قبول کرنے کے بعد مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ آپ بہت ہونہار طالب علم تھے۔ مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے بعد سلسلہ احمدیہ کے مربی مقرر ہوئے۔ آپ نے مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے طور پر کراچی، لاہور، سرگودھا، فیصل آباد اور شیخوپورہ میں ایک لمبا عرصہ تک کام کیا۔ اس کے علاوہ ایک عرصہ نظارت میں نشر و اشاعت کے انچارج بھی رہے۔ آپ کی شادی شیخ عبدالرب صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی۔ آپ کی یادگار تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے ہیں۔ آپ کی وفات ١٨ نومبر ١٩٧٧ء کو لاہور میں ہوئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

آپ نے اپنی زندگی میں متعدد کتب بھی تصنیف کیں جن میں حیاتِ طیبہ، حیاتِ نور، حیاتِ بشیر، سیرت سیدالانبیاء اور تاریخ احمدیت لاہور شامل ہیں۔

محترم شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل کے کارناموں میں ایک عظیم کارنامہ جس کی وجہ سے آپ کا نام تاریخ احمدیت میں ہمیشہ زندہ رہے گا یہ ہے کہ آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سیرت پر ایک کتاب لکھی ہے۔ اس کتاب کا نام "حیاتِ طیبہ" ہے۔

اس وقت چند سطور اس کتاب کے متعلق لکھنا چاہتا ہوں۔

"حیاتِ طیبہ" میں حضرت شیخ صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سوانح بیان کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی سیرت کے پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالی ہے اور وضاحت طلب امور کو واضح بھی کیا ہے۔

شیخ عبدالقادر صاحب نے اپنی کتاب کو سات ابواب میں تقسیم کر کے لکھا ہے۔

پہلے باب میں پیدائش سے لے کر ارادۂ تصنیف تک کے حالات و واقعات درج ہیں۔ دوسرے باب میں تصنیف براہینِ احمدیہ سے لے کر بیعتِ اولیٰ تک کے واقعات بیان کئے ہیں۔ تیسرے باب میں اعلان بیعت تا توسیع بیت المبارک تک کے حالات لکھے ہیں۔ یہ وہ دور ہے جس میں جماعتِ احمدیہ کی بنیاد ڈالی گئی۔ یہ باب قدرے طویل ہے۔ چوتھا باب از مقدمہ اقدام قتل تا ظہور طاعون تک کے حالات و واقعات پر مبنی ہے۔ پانچویں باب میں تصنیف ایک غلطی کا ازالہ سے لے کر سفر دہلی تک کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔

چھٹا باب از ...... قربِ وصال کی خبر سے وصال حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہے۔ اس باب کے بیان کے ساتھ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالات و واقعات تو ختم ہو گئے ہیں۔ لیکن آخری باب یعنی ساتویں باب میں شیخ صاحب نے شمائل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بیان کئے ہیں۔

اس کتاب کے بارہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) فرماتے ہیں:-

"کتاب کا مطالعہ کرنے والا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بلند و بالا شخصیت اور اشاعت دینِ حق کے لئے ان کی والہانہ جد و جہد سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ طباعت بھی بہت اچھی ہے۔"

حیاتِ طیبہ کے بارہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے اس رائے کا اظہار کیا۔

"میرے نزدیک یہ کتاب اس لحاظ سے قارئین کے لئے اور بھی زیادہ فائدہ کا موجب ہو گی۔ کہ اگرچہ اس کا موضوع کامل تر سوانح نگاری تھا تاہم مناسب موقعوں پر اس میں ایسے ایمان افروز واقعات بھی آ گئے ہیں جو کتاب کی ضخامت پر کوئی خاص اثر ڈالے بغیر حضرت بانی سلسلہ کی سیرت پر خاصی روشنی ڈالتے ہیں۔"

(بحوالہ دیباچہ حیاتِ طیبہ)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو نافع الناس بنائے۔ اور سیرت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام پہلوؤں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس مفید کتاب کا مطالعہ کریں اور اپنی معلومات میں اضافہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

بقیہ: صـ٣ سے آگے

میں پڑھا جاتا ہے۔" (بخاری و مسلم)

درود شریف پڑھنے کی اہمیت اور برکات سے کتب احادیث بھری ہوئی ہیں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مراتب عالیہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمانے تھے وہ عطا کر دیئے۔ اگر کوئی درود شریف نہیں پڑھے گا تو وہ حضرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نقصان نہیں کرے گا۔ بلکہ درود شریف پڑھنے سے پڑھنے والے کے قلب و روح کو پاکیزگی اور برکاتِ الٰہی نصیب ہوں گی۔

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں "میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر ان کی لاانتہاء نالیاں ہوتی ہیں۔ اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں تک نہیں پہنچ سکتا۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دینا جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔" (اخبار الحکم جلد ۷، صـ۸)

ایک صحابی نے حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں کوئی دعا نہیں کرتا صرف آپ پر درود شریف پڑھتا رہتا ہوں اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کوئی اور دعا کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ جو انسان میرے لئے دعا کرے گا خدا اس کے سارے کام خود کروے گا۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں حضور نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ جو تجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا میں اس کے دس گناہ بخش دوں گا اور دس نیکیاں اُس کے حساب میں لکھ دوں گا۔ اور اُس کے دس درجات بلند کرونگا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنے ایک رفیق کو خط میں مشکلات کی دوری کے لئے نصیحت فرماتے ہیں

"آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو بلکہ چاہیئے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ ملول ہو اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔" مکتوبات جلد ۱ صـ ۲۴-۲۵

ضروری ہے کہ درود شریف پڑھتے ہوئے اُس کے معنے اور مطالب میں ڈوب کر درود شریف پڑھیں۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک مجھ پر درود نہ بھیجا جائے اس وقت تک دعا آسمان اور زمین کے درمیان رکی رہتی ہے اور اس کا کوئی حصہ بھی خدا کے حضور نہیں پہنچتا۔ ایک

اور حدیث ہے کہ دعا کے وقت پہلے خدا کی حمد و ثنا کرو پھر درود شریف پڑھو پھر اپنی ضروریات مانگو اس طرح یہ ایک جامع دعا ہو گی۔

بقیہ: صـ۵ سے آگے

مشکلات کو اجاگر کرنے اور انہیں دور کرنے کی کوشش میں اپنی مساعی صرف کرتا ہے کہتے ہیں کہ اُس کے مالک مولوکندو جسکی عمر ۳۲ سال ہے جو خود ہندو ہے اور ان کی بیوی رومن کیتھولک ہے جسکی عمر ۲۷ سال ہے اور جسکا نام تاپاتی ہے۔ انہوں نے اپنے اخبار کو جاری رکھنے کیلئے اپنا ایک ایک گردہ فروخت کر دیا ہے۔ یہ گردے خریدنے والے گاہک سنگاپور سے آئے تھے لیکن ان کے نام مخفی رکھے گئے ہیں ان دو گردوں کی قیمت دو لاکھ روپے ادا کی گئی ہے مولوکندو کا اخبار اخراجات کی زیادتی کے پیش نظر بند ہو گیا تھا لیکن وہ اب اس رقم سے اسے دوبارہ جاری کرنا چاہتے ہیں۔ اخبار کا نام "بیلا" جسے ہم ویلا کہتے ہیں۔ اور جسکا ترجمہ دقت ہے۔ ان سے چار ماہ قبل بند ہو گیا تھا اس کی قیمت ۵ پیسے ہے اور یہ چھوٹے سائز جسے انگریزی میں ٹیبلائڈ کہتے ہیں ۴ صفحات پر ہاتھ سے چلنے والے پریس پر چھپتا ہے۔ چھ مہینے تک یہ اخبار چھپتا رہا اور کلکتہ کے ۷ لاکھ ان غرباء کی ترجمانی کرتا رہا جو فٹ پاتھوں پر یا گندے ماحول میں رہتے ہیں۔ اس کی اشاعت ۱۰ ہزار تھی۔ مسٹر کندو نے اپنے اس پرچے کے متعلق کہا کہ غرباء کا یہ آخری وسیلہ تھا لیکن کوئی مالدار اس کی طباعت اور اشاعت میں مدد کرنے کیلئے تیار نہیں تھا چنانچہ مسٹر کندو کو اسکی طباعت ختم کرنی پڑی۔ اس اخبار میں شادی کے اشتہارات غرباء کی غربت کے پیش نظر مفت چھپتے تھے اور اس طرح یہ بہت سے غریب خاندانوں کی شادی کی مشکلات حل کرنے کا باعث تھا

اگر تم تلخی اٹھالو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔

ٹیلیفون — ہماری ایک اہم ضرورت

میاں محمد جاوید جنرل منیجر سنٹرل ٹیلی کمیونی کیشنز کہتے ہیں:

ٹیلی مواصلات کا شعبہ بے حد اہم ہے۔ ابتدا میں ٹیلی فون ایک کھلونے کی حیثیت سے متعارف ہوا جو بعد میں لگژری آئیٹم بن گیا اور اب نہ صرف یہ بنیادی ضرورت ہے بلکہ زندگی کا ایک حصہ بن کر رہ گیا ہے اس وقت دنیا بھر کے ۶۰ کروڑ سے زائد ٹیلی فونز میں سے ہر ایک کا دوسرے کے ساتھ رابطہ قائم ہے۔ گویا دنیا کے گرد ایک ایسا جال بن گیا ہے جس سے ہر حصہ دوسرے حصہ سے جڑ گیا ہے۔ ہر قوم اس جال کے ذریعے دوسری قوم سے تعاون کر رہی ہے۔ تاہم پوری دنیا میں بچھا ہوا یہ جال بے حد غیر متوازن ہے اس وقت ۶۰ کروڑ میں سے ۵۰ کروڑ ٹیلی فونز صرف ۲۵ فیصد ممالک کے پاس ہیں۔ جب کہ باقی ۱۰ کروڑ ۷۵ فی صد ممالک کے پاس ہیں اور جن ممالک کے پاس یہ سہولت بآسانی دستیاب ہے ان کی معاشی ترقی بھی دوسرے ممالک سے بے حد زیادہ ہے معاشی ترقی کے لئے یہ بے حد ضروری ہے کہ اس شعبہ میں حتی الامکان ترقی ہو۔ پاکستان میں بھی یہ سہولت میسر ہے۔ آزادی کے وقت پاکستان میں صرف ۱۴ ہزار ٹیلی فون لائنیں دستیاب تھیں جس میں سے تقریباً آدھی مشرقی پاکستان میں تھیں آج ہمارے پاکستان میں ساڑھے سات لاکھ سے بھی زائد ٹیلی فون کنکشن کام کر رہے ہیں لیکن یہ بھی ملکی ضروریات کے مقابلے میں بے حد کم ہیں جب کہ سپلائی اور ڈیمانڈ کی شرح بھی آپس میں بہت مختلف ہے اس وقت تقریباً سات لاکھ درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔ جب کہ محکمہ ٹیلی فون ہر سال ایک لاکھ نئے کنکشن دیتا ہے۔ یعنی سپلائی اور ڈیمانڈ کے درمیان گیپ میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اس گیپ کو دور کرنا ہی حکومت اور محکمہ کا اولین مسئلہ ہے اس وقت محکمہ ٹیلی فون کو جو رقم اکٹھی ہوتی ہے حکومت دوسرے اہم محکموں کے بجٹ پورا کرنے کے لئے اس رقم کو استعمال کر رہی ہے جس کے باعث محکمہ ٹیلی فون اتنے کنکشن نہیں لگا سکتا جتنا کہ اسے عوام کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے لگانے چاہئیں تاہم اس صورت حال سے نمٹنے کیلئے کئی تجاویز زیر غور ہیں۔ جن میں سے محکمہ کو عوام کے سرمائے کو موبالائز کرنے کی تجویز بھی شامل ہے اور اس سلسلے میں جلد ہی اقدامات کئے جا رہے ہیں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ ٹیلی مواصلات انتہائی جدید انجینئرنگ کی ایک قسم ہے اقوام متحدہ کی ہائی ٹیک انجینئرنگ میں ٹیلی مواصلات کا چوتھا نمبر ہے کیونکہ الیکٹرونکس انجینئرنگ کی ترقی کا سب سے بڑا ذریعہ یہی شعبہ ہے پاکستان میں بھی اس کی کافی ٹیکنالوجی آ رہی ہے۔

مصنوعی سیارے کا استعمال پاکستان میں سب سے پہلے محکمہ ٹیلی فون نے کیا ۱۹۷۱ء میں محکمہ نے پہلا مصنوعی خلائی سٹیشن قائم کر کے پاکستان کو پوری دنیا کے ساتھ منسلک کر دیا آج یہ محکمہ ۳ سیٹلائٹ سٹیشن استعمال کر رہا ہے۔ پاکستان میں سب سے پہلے اپریٹر کے ذریعے چلنے والے ایکسچینج استعمال ہوتے تھے۔ بعد میں الیکٹرانک سوئچنگ والے اور اب الیکٹرانک ڈیجیٹل ایکسچینج کام کر رہے ہیں۔ اس وقت ٹیلی فون سے متعلقہ زیادہ سامان پاکستان میں ہی بن رہا ہے۔ ہری پور کی فیکٹری کو مزید جدید بنایا جا رہا ہے الیکٹرو مکینیکل ایکسچینج کی جگہ ڈیجیٹل ایکسچینج بھی اب پاکستان میں بن رہے ہیں اور ہری پور میں بنا ہوا پہلا ایکسچینج جلد ہی پشاور میں کام شروع کر دے گا۔ اسی دوران فرانس کی ایک کمپنی کے ساتھ مل کر ٹیلی فون ایکسچینج تیار کرنے کی ایک اور فیکٹری بھی بن رہی ہے اور جلد ہی اس میں کام شروع ہو جائے گا دراصل محکمہ کی سوچ یہ ہے کہ ٹیلی مواصلات کے شعبہ میں جتنی بھی ترقی ہو رہی ہے اس کا پاکستان میں بھی انتظام کیا جائے۔ اس کے لئے سرمایے کی بہت ضرورت ہے جبکہ عوام کے تعاون کی بھی بے حد ضرورت ہے۔

حبوبِ مفیدِ اٹھرا
HABOOB-I-MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ۱۵/- روپے
۶۰ گرام ۴۵/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکومت پنجاب نے عوام کے فائدہ کیلئے مندرجہ ذیل باتوں کیطرف توجہ دلائی ہے

○ ایسی تمام لاوارث اشیاء مثلاً بریف کیس، ٹرانسسٹر، ٹیپ ریکارڈر، تھرموس، ٹائم پیس وغیرہ یا کوئی ایسی چیز جس کی شناخت ممکن نہ ہو، کے قریب مت جائیں اور فوراً پولیس کو اطلاع کریں۔

○ اپنے ارد گرد مشکوک لوگوں پر نظر رکھیں، ایسے افراد جو عام جگہوں پر کوئی بریف کیس، تھیلا، ہینڈ بیگ یا ٹرانسسٹر وغیرہ لے کر مشکوک حالت میں گھوم رہے ہوں تو فوراً مقامی پولیس کو اطلاع کریں۔

○ اچانک دھماکہ کی صورت میں جائے وقوع پر اکٹھا نہ ہوں بلکہ فوراً متعلقہ ایجنسیوں کو اطلاع دیں تاکہ زخمیوں کو بر وقت طبی امداد دی جا سکے اور امدادی کام شروع کیا جا سکے۔

○ اپنی حفاظت آپ کے اصول پر عمل کرتے ہوئے محلوں، بازاروں، دفتروں، کارخانوں اور دوسرے کاروباری مراکز میں قابلِ اعتماد چوکیدار مقرر کریں۔

○ اگر کسی مقام پر آپ کو کوئی گاڑی لاوارث یا دیر سے کھڑی ہوئی نظر آئے تو اس کے بارے میں قریبی پولیس کو اطلاع دیں۔ گاڑیوں اور کاروں کے مالکان سے گزارش ہے کہ وہ غیر ضروری طور پر لمبے وقت کے لئے گاڑی پارک نہ کریں اس سے وطن دشمنوں کو تخریب کاری کا موقع ملتا ہے۔

○ ٹرانسپورٹ کمپنی میں کام کرنے والے عملہ سے گزارش ہے کہ وہ اپنی بسوں اور ویگنوں کی اچھی طرح چیکنگ کریں اور خاص طور پر دیکھیں کہ گاڑی کی چھت یا سیٹوں کے نیچے کوئی چیز پڑی نہ رہے۔

○ اگر کسی کھڑی گاڑی / کار / بس کے نیچے سے دھواں نکلتا نظر آئے تو دوسرے لوگوں کو بھی اس کے نزدیک نہ جانے دیں اور فوری طور پر قریبی پولیس / فائر سٹیشن کو اطلاع دیں۔

اعلان دار القضاء

○ طیبہ نسیم صاحبہ وغیرہ ربوہ اور حبیب الرحمٰن صاحب درد آف کراچی کے تنازعہ کی سماعت کے لئے آئندہ ۲۱ جون ۱۹۹۰ء کی تاریخ مقرر کی جاتی ہے۔ وقت بعد نماز عصر ہے۔ یہ سماعت دار القضاء میں ہوگی۔ فریقین بروقت حاضر ہوں۔ خصوصاً مدعا علیہ حبیب الرحمٰن صاحب درد جو قضاء سے تعاون نہیں کر رہے۔ اسی لئے بذریعہ اخبار اطلاع دی جا رہی ہے۔"

(ناظم دار القضاء ربوہ)

پاک فین ڈیلر احمدی فین

رشید الیکٹرک سٹور ریلوے روڈ ربوہ

نیز سامان بجلی ارزاں نرخوں پر دستیاب ہے

اپنی استطاعت کے مطابق غریبوں کی امداد ضرور کیجئے۔ معاشرہ کی ناہمواری دور کرنے کا یہ بہترین طریق ہے۔

آپ کی خدمت ــــ ہمارا نصب العین

رحمان بیکرز ربوہ فون نمبر ۳۳۰

احباب کی خدمت میں عمدہ مٹھائیوں کے بعد اب پیش کرتے ہیں۔ صبح کا ناشتہ حلوہ پوری۔ چنے۔ عمدہ رس ملائی شام کے وقت آئس کریم دستیاب ہے

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل کے مشہور شاگرد حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ) بے اولاد، نرینہ اولاد سے محروم، اٹھرا کے مریض کا سو کیمپین۔ گوجرانوالہ فون نمبر ۴۸۴۴، ربوہ فون نمبر ۴۰۶
قلعہ کالروالہ ـ ملتان ـ کراچی

خبریں

ملکی خبریں

○ بلوچستان کی مخلوط حکومت میں شامل ایک بڑی پارٹی جمیعت العلمائے اسلام نے بگتی حکومت سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ اس پارٹی کے ۹ اراکین نے اپوزیشن بنچوں پر بیٹھنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس پارٹی کے چار وزراء نے بھی استعفے دے دیئے ہیں۔ یہ اعلان صوبائی بجٹ سے دو دن قبل کیا گیا ہے۔

○ بلوچستان سے تعلق رکھنے والے وفاقی وزیر غلام اکبر لاسی نے اعلان کیا ہے کہ جمیعت العلمائے اسلام اور بلوچستان نیشنل موومنٹ کی بلوچستان حکومت سے علیحدگی کے بعد اب اکبر بگتی کے لئے حکومت چلانا مشکل ہو جائے گا۔ لہٰذا پیپلز پارٹی جلد کسی وقت بگتی حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کر دے گی۔ انہوں نے جے یو آئی سے تعاون کے امکانات کا خیر مقدم کیا۔

○ وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ بلوچستان کی مخلوط حکومت کو فی الحال کوئی خطرہ نہیں تاہم ۴۵ رکنی ایوان میں اپوزیشن کی تعداد اب ۱۸ ہو گئی ہے۔ اس میں پیپلز پارٹی ۵۔ پاکستان نیشنل پارٹی ۴۔ جمیعت ۹۔ شامل ہیں۔

○ سپیکر معراج خالد کے خلاف وفاقی وزیر شیر افگن کی طرف سے جو رٹ داخل کی گئی ہے۔ اس کے خلاف قومی اسمبلی میں بحث کو خود سپیکر ملک معراج خالد نے روک دیا۔

الہدیٰ ماڈل کالج
منظور شدہ
دار النصر غربی ربوہ میں داخلے جاری ہیں

۱۷ جون تک	۱۰ روپے لیٹ فیس کیساتھ
۱۸ جون تا ۲۸ جون	۲۰ روپے لیٹ فیس کیساتھ
۳۰ جون تا ۲۷ جولائی	۶۰ روپے لیٹ فیس کیساتھ

(پرنسپل)

غیر ملکی خبریں

○ بھارت نے ٹینک شکن گائیڈڈ میزائیل "ناگ" تیار کر لیا ہے۔ بھارت کے ڈیفنس ریسرچ کے ادارے نے بتایا ہے کہ "ناگ" کے ڈیزائن کا مرحلہ مکمل ہو گیا ہے اور اب اسے ترقی دینے کا مرحلہ باقی ہے۔

○ ایک جرمن اخبار نے لکھا ہے کہ اگر بھارت نے کشمیر میں ریفرنڈم کروایا تو اسکو ۲ یا ۳ فیصد ووٹ ملیں گے۔

○ توقع ہے کہ ترقی پذیر ممالک میں اب اوسط عمر ۶۲ سال ہو جائے گی جو کہ ۱۹۶۰ء میں ۴۶ سال تھی۔ افریقہ میں اوسط عمر ۵۱ سال۔ ایشیا میں ۶۴ سال۔ لاطینی امریکہ میں ۶۷ سال

○ لندن میں ہونیوالی جدید تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ مسواک دانتوں کو صحتمند رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

○ امریکی کانگرس کے رکن سولارز نے اپنے حلقۂ انتخاب میں بھارتی شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ آئندہ انتخاب میں ان کی تائید کریں کیونکہ انہوں نے بھارت کی حمایت کی ہے اور پاکستان کی شدید مخالفت۔

○ بھارت افغان مشترکہ کمیشن کا اجلاس نئی دہلی میں شروع ہو گیا ہے۔

○ امریکہ کی قومی سلامتی کے سابق مشیر کو ایران کونٹرا اسکینڈل کی پردہ پوشی کے جرم میں ۶ ماہ کی سزا دی گئی ہے۔

پتہ